بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۱۔ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۱ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کچھ حرارت کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وطن کی محبت اپنی جگہ پر ہے۔ اور دین کی محبت اپنی جگہ پر

ہندوؤں کے کئی ایک سرکردہ لیڈر بارہا یہ اعلان کر چکے ہیں۔ بھرے مجمعوں میں کہہ چکے ہیں۔ اور اخبارات کے صفحات میں لکھ چکے ہیں۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ مسلمان ہندوؤں کے غلام بن کر رہ سکتے ہیں۔ ورنہ ہندوستان سے نکل جائیں۔ اس کے مقابلہ میں اگر کسی نے یہ کہدیا ہے۔ تو پھر کیا ہوا۔ کہ

"مسلمانوں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے حکمران بنیں گے۔ صرف پاکستان ہی ہماری منزل مقصود نہیں۔ بلکہ یہ پان اسلامی فیڈریشن کے لئے ایک بنیاد ہے۔ اگر مسلمان متحد رہیں۔ تو افغانستان۔ ایران۔ عراق فلسطین۔ مصر اور ترکی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ مل جائیں اس طرح سے اسلام کا جھنڈا مصر سے ہندوستان اور چین تک لہرائے گا"

لیکن اس پر ہندو اخبارات نے بے تاب ہو کر گڑے مُردے اکھیڑنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" نے مسز اینی بیسنٹ کی ۱۹۲۳ء میں شائع شدہ ایک کتاب کا اقتباس پیش کر کے لکھا ہے۔ کہ اس میں جو "پیشگوئی" کی گئی تھی۔ وہ اب پوری ہو رہی ہے۔ اور وہ "پیشگوئی" یہ ہے۔ کہ:-

"مسلمانوں کو ہندوستان کی بجائے اسلامی ممالک زیادہ عزیز ہیں۔ اور وہ خواب لے رہے ہیں۔ کہ وہ ایک اسلامی ملک بنائیں گے۔ اگر ہندوستان آزاد ہو گیا۔ تو مسلمان آبادی ان لیڈروں کے کہنے پر لبیک کہے گی۔ جو اسلام اور خدا کے نام پر اپیل کریں گے۔ اور یہ لوگ ہندوستان کی آزادی کے لئے خطرہ بن جائیں گے"

دراصل ہندوؤں کو یہ پٹی ان لوگوں کی پڑھائی ہوئی ہے۔ جو ہندو مسلم اتحاد کو اپنی اغراض کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ اور جن کی خواہش یہ ہے۔ کہ نہ ہندو مسلمان کبھی متحد ہوں۔ اور نہ ہندوستان آزادی حاصل کر سکے۔ پٹی پڑھانے والوں پر اتنا افسوس نہیں۔ جتنا پڑھنے والوں پر ہے۔ کہ وہ سوچے سمجھے بغیر موقعہ بے موقعہ اسے رٹتے رہتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند اپنے وطن کی محبت کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور نہ اس کے لئے جان و مال کی قربانی کرنے سے دریغ کرنے والے ہیں۔ ان حالات میں ہندوؤں کا یہ کہنا کہ مسلمانانِ ہند کو ہندوستان کی نسبت اسلامی ممالک زیادہ عزیز ہیں۔ اور اس بناء پر مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ سلوک کرنا خواہ مخواہ انہیں اشتعال دلانا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کو اسلامی ممالک عزیز ہیں۔ اور خاص کر ملک عرب۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے مقدس مذہبی مقامات ہیں۔ اور عرب وہ سرزمین ہے۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مسلمان اپنے وطن ہندوستان کے لئے کوئی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس نہایت اہم مسئلہ کے متعلق حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو وضاحت فرمائی ہے۔ اسے اگر ہمارے برادرانِ وطن اچھی طرح سمجھ لیں۔ تو پھر کبھی دیانتداری سے مسلمانوں پر یہ اعتراض نہ کریں۔ کہ انہیں اپنے ملک ہندوستان سے محبت نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا "ملک کی محبت اپنی جگہ پر ہے اور دین کی اپنی جگہ۔ دونوں آپس میں مقابلہ کی چیزیں نہیں۔ بلکہ دونوں کا مقام الگ الگ ہے۔ ہم یہ ہرگز نہیں مان سکتے۔ کہ کوئی ہندو ملک کی محبت میں ہم سے بڑھ کر ہے۔ اگر صرف ملک کی حفاظت کا سوال ہو۔ تو ہم اس کے لئے ان سے زیادہ قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن دین کے مقابلہ میں اسے مقدم نہیں کر سکتے۔ اگر کسی جگہ بھائی۔ اور ماں کی حفاظت کا سوال ہو تو کوئی احمق ہی اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے ماں کے لئے بھائی کو قربان کر دیا۔ اور اگر والدین اور رسول کی حفاظت کے لئے قربانی کا سوال ہو۔ تو کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے۔ کہ رسول کے مقابلہ میں ماں باپ کو پیچھے ڈال دیا"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا:-

"احمق اور نادان ہے وہ انسان جو سمجھتا ہے۔ کہ ہر محبت وطن کی محبت میں مذکور ہو جانی چاہیئے۔ اگر کوئی ہندو اعتراض کرتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں خانہ کعبہ کی یا مکہ کی محبت وطن سے زیادہ ہے۔ تو وہ صرف اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور ایسے جاہل کی خاطر ہم ان مقامات کی محبت کو پیچھے نہیں ڈال سکتے۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں۔ کہ ہم وطن کی محبت میں اس معترض سے پیچھے ہیں بے شک دین کی محبت ہمارے دلوں میں زیادہ ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وطن کی محبت نہیں ہے۔ اگر ہمارا ملک خطرہ میں ہو۔ تو ہم اس کے لئے قربانی کرنے میں کسی ہندو سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ لیکن اگر دونوں خطرہ میں ہوں۔ یعنی ملک اور مقامات مقدسہ تو مؤخر الذکر کی حفاظت چونکہ دین ہے۔ اور زندہ خدا کے شعائر کی حفاظت کا سوال ہے۔ اس لئے ہم اسے مقدم کریں گے۔

وطن اور دین کی محبت کے متعلق یہ وہ حقیقت ہے۔ جو ہر عقل و سمجھ رکھنے والے اور دین کی محبت کو تمام محبتوں پر ترجیح دینے والے ہر مسلمان کے دل میں ہے اور جس کی ترجمانی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمائی ہے۔ ہندو صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے سوالات اٹھا کر خواہ مخواہ الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش نہ کیا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور ایک ماہ سے بعارضہ یرقان سخت بیمار ہیں (۲) بشیر احمد خان صاحب انچارج ویٹرنری ہسپتال لٹریانوالہ ضلع لائل پور کا بڑا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) ایم کے عابد شریف صاحب ساگر ایک تکلیف میں مبتلا ہیں (۴) ڈاکٹر ملا محمد خان صاحب جودھپور پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے (۵) شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے تا حال بیمار اور امرتسر سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بڑھ گئی ہے۔ (۶) چوہدری عبداللہ خان صاحب بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ ٹاٹا نگر کو ٹانگ میں تکلیف ہے (۷) مرزا گلزار حسین صاحب چکوال ضلع جہلم نے ایک جگہ تبدیلی کی درخواست کی ہوئی ہے۔ (۸) اخوند اقبال محمد خان صاحب مظفر گڑھ کی اہلیہ صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کا چھوٹا بھائی حمید اللہ خان فوج میں ملازم ہے۔ (۹) سید اعجاز احمد صاحب صابر مغلپورہ ایک امتحان میں شامل ہو رہے ہیں (۱۰) منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان سلسلہ کے ایک کام کے لئے ضلع ناگپور (سی۔ پی) میں گئے ہوئے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں ؛

ڈاڑھی رکھنے کا عہد مجلس خدام الاحمدیہ چھاؤنی سیالکوٹ نے اپنے ایک اجلاس میں احباب کو ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کی نیز یہ قانون پاس کیا۔ کہ مجلس کے تمام عہدہ داران کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ڈاڑھی رکھیں۔ خاکسار شبیر احمد چوہدری

نسخہ کی ضرورت میں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہوں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ معدہ کے ساتھ ایک انتڑی ہوتی ہے۔ جس میں زخم ہے۔ ایک زخم اچھا ہوتا ہے۔ تو دوسرا ہو جاتا ہے۔ وہ اچھا ہوتا ہے۔ تو اور ہو جاتا ہے۔ اگر کسی احمدی ڈاکٹر کو کوئی مفید نسخہ معلوم ہو۔ تو پتہ ذیل پر بھیجکر ممنون فرمائیں۔
خاکسار۔ راجہ غلام محمد خان باڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر

امتحان میں کامیابی (۱) میرا لڑکا عزیز محمد عالم طارق منشی فاضل بی۔ اے میں کامیاب ہو گیا ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کی دینی و دنیوی ترقی کا موجب بنائے۔ خاکسار شیر عالم دولت نگر (۲) میرے لڑکے محمود احمد بی۔ اے اور مسعود احمد ایف۔ اے علی گڑھ یونیورسٹی سے بفضل خدا کامیاب ہو گئے ہیں۔ جن احباب نے دعائیں کیں۔ ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار رشید احمد وکیل رام پور (۳) عزیز عبدالرؤف خان امسال بی۔ ایس۔ سی میں خالصہ کالج سے امتیازی طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں عزیز کی کامیابی اللہ تعالیٰ قوم اور خاندان کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار عبدالغنی خان کرلک

ولادت (۱) میرے بھائی مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہاں ۳ جولائی ۱۹۴۴ء بروز جمعہ پہلی لڑکی تولد ہوئی۔ جس کا نام رضیہ رکھا گیا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان
(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پوتا عنایت فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین بنائے۔ خاکسار شیخ غلام رسول گٹھیالیاں

دعائے مغفرت اہلیہ صاحبہ بابو محمد عظیم خان صاحب ۲۲ جون کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبدالغفار رکان پور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۹ ۴/۴۴ سے ۲۱ ۶/۴۴ تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۱۱۸۸۔ تاج بی بی صاحبہ لاہور
۱۱۸۹۔ ارشاد بیگم صاحبہ ضلع لائلپور
۱۱۹۰۔ جلال الدین صاحب 〃 لاہور
۱۱۹۱۔ احمد بخش صاحب سرگودہا
۱۱۹۲۔ سردار اختر صاحب کوئٹہ
۱۱۹۳۔ پیر اندتا صاحب ضلع گورداسپور
۱۱۹۴۔ سردار محمد صاحب 〃
۱۱۹۵۔ عالم بی بی صاحبہ 〃
۱۱۹۶۔ مقبول بی بی صاحبہ 〃
۱۱۹۷۔ عبدالغفور صاحب 〃
۱۱۹۸۔ دیوان علی صاحب 〃
۱۱۹۹۔ حسن بی بی صاحبہ 〃
۱۲۰۰۔ عبدالرحمن صاحب 〃
۱۲۰۱۔ فیض الرحمن صاحب 〃
۱۲۰۲۔ صابراں بی بی صاحبہ 〃
۱۲۰۳۔ عبدالغنی صاحب 〃
۱۲۰۴۔ سکندر صاحب 〃
۱۲۰۵۔ شاہ محمد صاحب 〃
۱۲۰۶۔ غلام دستگیر صاحب 〃
۱۲۰۷۔ سردار خان صاحب 〃
۱۲۰۸۔ منیر احمد صاحب 〃
۱۲۰۹۔ نذیر احمد صاحب 〃
۱۲۱۰۔ غلام جیلانی صاحب امرتسر
۱۲۱۱۔ رابعہ بی بی صاحبہ یوپی
۱۲۱۲۔ عمر بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۱۲۱۳۔ خوشی محمد صاحب 〃
۱۲۱۴۔ اللہ رکھا صاحب سیالکوٹ
۱۲۱۵۔ نواب الدین صاحب گورداسپور
۱۲۱۶۔ جماعت علی صاحب 〃
۱۲۱۷۔ سراج دین صاحب 〃
۱۲۱۸۔ روشن دین صاحب 〃
۱۲۱۹۔ برکت علی صاحب 〃
۱۲۲۰۔ مبارک علی صاحب 〃
۱۲۲۱۔ ولائت علی صاحب 〃
۱۲۲۲۔ عبدالرحمن صاحب کشمیر
۱۲۲۳۔ محبوبہ بیگم صاحبہ 〃
۱۲۲۴۔ کتاب میاں بنگال
۱۲۲۵۔ ہدائت بیگم صاحبہ لاہور
۱۲۲۶۔ محمد شریف صاحب 〃
۱۲۲۷۔ فاطمہ بی بی صاحبہ راولپنڈی
۱۲۲۸۔ حسین بی بی صاحبہ سرگودہا
۱۲۲۹۔ صالحہ بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۲۳۰۔ غلام محمد صاحب 〃
۱۲۳۱۔ حشمت بی بی صاحبہ 〃
۱۲۳۲۔ لبھو صاحب 〃
۱۲۳۳۔ شہاب الدین صاحب 〃
۱۲۳۴۔ عنائت علی صاحب 〃
۱۲۳۵۔ صابرہ صاحبہ 〃
۱۲۳۶۔ عنائت بی بی صاحبہ 〃
۱۲۳۷۔ بشیراں صاحبہ 〃
۱۲۳۸۔ علم دین صاحب 〃
۱۲۳۹۔ محمد حسین صاحب 〃
۱۲۴۰۔ حمیدہ بی بی صاحبہ 〃
۱۲۴۱۔ فوجدار صاحب 〃
۱۲۴۲۔ سردار محمد صاحب 〃
۱۲۴۳۔ جتیاں صاحبہ 〃
۱۲۴۴۔ برکت صاحب 〃
۱۲۴۵۔ قادر بخش صاحب 〃
۱۲۴۶۔ راج بی بی صاحبہ 〃
۱۲۴۷۔ لبھو صاحب 〃
۱۲۴۸۔ برکت علی صاحب 〃
۱۲۴۹۔ سردار احمد صاحب 〃
۱۲۵۰۔ امیر احمد صاحب 〃
۱۲۵۱۔ بشیر احمد صاحب 〃
۱۲۵۲۔ کرم بی بی صاحبہ 〃
۱۲۵۳۔ ناظر علی صاحب 〃
۱۲۵۴۔ نور احمد صاحب 〃
۱۲۵۵۔ شریفاں بی بی صاحبہ 〃
۱۲۵۶۔ غلام حیدر صاحب ضلع گورداسپور
۱۲۵۷۔ فضل احمد صاحب 〃
۱۲۵۸۔ نیاز احمد صاحب 〃
۱۲۵۹۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ 〃
۱۲۶۰۔ رشیدہ بیگم صاحبہ 〃
۱۲۶۱۔ امۃ الحمید صاحبہ 〃
۱۲۶۲۔ روڑا صاحب 〃
۱۲۶۳۔ سلطان بخش صاحب 〃
۱۲۶۴۔ غلام احمد صاحب 〃
۱۲۶۵۔ حسن محمد صاحب 〃
۱۲۶۶۔ چراغ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۲۶۷۔ نذیر بیگم صاحبہ ضلع گجرات
۱۲۶۸۔ حبیب اللہ صاحب آسام
۱۲۶۹۔ انیس میاں صاحب بنگال
۱۲۷۰۔ ایک صاحب 〃
۱۲۷۱۔ سکینہ بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۲۷۲۔ محمد شفیع صاحب منٹگمری
۱۲۷۳۔ رحمت علی صاحب گورداسپور
۱۲۷۴۔ سروری بیگم صاحبہ یوپی
۱۲۷۵۔ بیر صاحب کشمیر
۱۲۷۶۔ اسمٰعیل صاحب 〃
۱۲۷۷۔ لبھو صاحب گورداسپور
۱۲۷۸۔ حافظ جان محمد صاحب ملتان
۱۲۷۹۔ شاہ محمد صاحب سیالکوٹ
۱۲۸۰۔ حبیبہ صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۲۸۱۔ مشتاق احمد صاحب 〃
۱۲۸۲۔ سکینہ صاحبہ 〃
۱۲۸۳۔ سلیمہ صاحبہ 〃
۱۲۸۴۔ امینہ صاحبہ 〃
۱۲۸۵۔ محمد شریف صاحب 〃
۱۲۸۶۔ بوٹا صاحب 〃
۱۲۸۷۔ منشی صاحب 〃
۱۲۸۸۔ برکت بی بی صاحبہ 〃
۱۲۸۹۔ نعمت صاحب 〃

(باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "شہادۃ القرآن" کا امتحان ۲۶ جولائی کو ہوگا۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی کا مطلب

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور آپ نے خود فرمایا ہے۔ کہ انا سید ولد آدم تو پھر آپ کے اس فرمان کا کہ لا تخیرونی علیٰ موسیٰ۔ یعنی مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔ کیا مطلب ہے۔ بعض علماء کا یہ خیال ہے۔ کہ حضور کا یہ قول اس وقت کا ہے۔ جب حضور کو اپنی فضیلت کا علم نہ تھا۔ یہ بات بھی درست ہوسکتی ہے۔ مگر میرے نزدیک حضور کے اس کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ حضور نے اس مسلمان کے طریق عمل کو بُرا۔ اور امن شکن سمجھا۔ اور آپ چاہتے تھے۔ کہ مسلمانوں کو اس طریق کے اختیار کرنے سے روکیں بے شک آپ سب انبیاء سے افضل ہیں مگر جس موقعہ پر آپ کو فضیلت دی گئی۔ وہ موقعہ آپ کی فضیلت جتانے کا نہیں تھا۔ اور یہ طریق یقیناً فساد پیدا کرنے کا موجب تھا۔ کہ بازاروں میں چلتے پھرتے موقعہ بے موقعہ ایسی بات کہی جائے۔ جو دُوسروں کو اشتعال دلانے والی ہو۔ موقعہ اور محل پر بے شک ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ ہم اس بارہ میں دلائل پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن مثلاً اگر ایک شخص چھڑی خریدنا چاہے۔ جس کی دوکاندار چار آنے قیمت بتائے۔ مگر وُہ اس قیمت کو زیادہ سمجھتا ہوا کہے۔ کہ تم اس خدا کا خوف کرو۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل الرسل بنا کر بھیجا۔ یا اگر کوئی عیسائی ہو۔ تو کہے۔ تم اس خدا سے ڈرو۔ جس نے اپنا اکلوتا بیٹا انسانوں کے لئے قربان کیا۔ تو یہ طریق عمل درست نہیں۔ اور اگر اسے روا رکھا جائے۔ تو دُنیا کا امن برباد ہوجائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طریق کو روکنے کے لئے فرمایا۔ لا تخیرونی علی موسیٰ۔ کہ مجھے موسےٰ پر فضیلت مت دو۔ پھر اس یہودی کی دلجوئی کے لئے حضرت مُوسےٰ علیہ السلام کی ایک خصوصیت بیان فرمادی۔ یہ ایک جزئی فضیلت تھی۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی کسرِ شان لازم نہیں آتی۔ جزئی فضیلت تو ایک غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بے ہوش نہ ہونے کی ایک وجہ قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب قیامت قائم کی جائے گی۔ تو ایک بگل بجایا جائے گا جس سے تمام زندہ مخلوق مرجائے گی۔ پھر ایک بگل بجے گا۔ اور تمام مُردے زندہ ہوجائیں گے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ تمام بے ہوش ہوجائیں گے۔ پھر بگل بجے گا۔ تو سب کو ہوش آجائے گا۔ اور یہ سب انسان کے ضعف کو بتانے کے لئے ہوگا۔ کہ تم کچھ چیز نہیں ہو۔ نہ موت تمہارے اختیار میں ہے۔ اور نہ زندگی تمہارے بس میں ہے۔ نہ تم خود بخود ہوش میں رہ سکتے ہو۔ اور نہ تم اپنے ارادہ سے بے ہوش ہوسکتے ہو۔ یہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔ یہ واقعہ ہے جس کی طرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا۔ کہ جب سب لوگ بے ہوش ہوجائیں گے۔ تو سب سے پہلے جس کو ہوش آئے گا۔ وُہ میں ہُوں گا۔ لیکن میں دیکھونگا کہ مُوسےٰ عرش الٰہی کو پکڑے کھڑے ہونگے نہیں معلوم کہ وُہ بے ہوش ہوئے۔ لیکن مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے۔ یا وُہ بے ہوش ہی نہیں ہُوئے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کو مستثنےٰ رکھا۔

فرمایا۔ حضرت مُوسےٰ علیہ السلام ایک دفعہ کوہ طور پر بے ہوش ہُوئے تھے۔ اگر یہ بے ہوشی انسان کا ضعف اور لاچاری بتانے کے لئے ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ضعف تو پہلے ہی کوہ طور پر ظاہر کردیا تھا۔ اس وجہ سے ممکن ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس حادثہ سے بچالیا ہو۔ کہ یہ پہلے اپنے ضعف کو دیکھ چکے ہیں۔

غرض یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو حضرت مُوسےٰ علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اگر ایک شخص بہت لائق اور قابل ہو لیکن اس کا خط خراب ہو۔ لیکن اس کے مقابل میں ایک بچہ جو ابھی مبتدی ہو۔ اور سکول میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا خط اس سے اچھا ہو۔ تو یہ ایک جزئی فضیلت ہوگا۔ جو ایک ادنیٰ کو اعلےٰ پر ہوسکتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر عادل اور منصف تھے۔ دُشمن بھی آپ کے انصاف پسند ہونے کے قائل تھے ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک یہودی جو آپ کو دُشمن سمجھتا۔ وُہ اپنا مقدمہ آپ کے پاس لاتا۔۔۔۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسے یقین تھا۔ کہ آپ جو فیصلہ فرمائیں گے۔ انصاف سے فرمائیں گے۔ یہ بات آپ کی راستبازی۔ اور صداقت پر کھلی کھلی دلیل ہے۔ ورنہ عام حالات میں ایک شخص کبھی اپنے دُشمن کو ثالث بنانے کا ارادہ نہیں کرتا۔ یہ تبھی ہوسکتا ہے۔ کہ اس کے متعلق اس کو اطمینان ہو۔ کہ میرا دُشمن نہایت درجہ منصف اور عادل ہے۔ پھر اس حدیث سے ان متعصب عیسائیوں کے اس اعتراض کی بھی تردید ہوتی ہے۔ کہ آپ وجاہت پسند تھے۔ اور عرب کی سرداری چاہتے تھے۔ کیونکہ اگر آپ نعوذ باللہ ایسے ہوتے۔ تو آپ کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعریف نہ فرماتے۔ اور دُشمن کے سامنے اپنے آدمی کو تنبیہ نہ کرتے۔ یہ وقت تو اپنی بڑائی بیان کرنے کا تھا۔ آپ فوراً کہہ دیتے کہ مُوسےٰ میرے مقابلہ میں کیا چیز ہے میں افضل الرسل ہُوں۔ مگر باوجود افضل ہونے کے آپ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی خوبی بیان کی اور اس طرح ایک یہودی کا دِل خوش کیا۔

عبدالکریم شرما۔

خُدا کے سامنے گریہ و زاری کرو۔ تا دِلوں کے زنگ دُور ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ہر وُہ شخص جس نے ایک سال یا دُو سال اس قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اس کے دل میں انقباض پیدا ہو رہا ہے۔ یا وُہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا۔ جو گزشتہ یا گزشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی۔ اسے میرے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے دوستوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیئے۔ کہ خلوت کے کسی گوشہ میں اپنے خدا کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پر رکھ دے۔ اور جو خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو۔ اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے۔ یا کم سے کم گریہ وزاری کی شکل بنائے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور میں مخاطب کرکے کہے۔ کہ اے میرے خدا! ان لوگوں نے بیج بوئے۔ اور ان کے پھل تیار ہونے لگے۔ وُہ خوش ہیں۔ کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے فائدہ کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں"

"اے میرے رب! میں دیکھتا ہُوں۔ کہ جو بیج میں نے لگایا تھا۔ اس میں سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہُوئی۔ نہ معلوم میرے کس گناہ کا پرندہ اسے کھا گیا۔ یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا۔ یا میری کوئی مخفی شامت اعمال ایک پتھر بن کر اس پر بیٹھ گئی۔ اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا! میں اب کیا کروں۔ کہ جب میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں نے بے احتیاطی سے اسے اس طرح خرچ نہ کیا۔ کہ نفع اٹھاتا۔ مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ایمان کا کوئی دانہ نہیں۔ کہ میں بوؤں۔ اے خدا۔ میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کردے۔ اور میری کھوئی ہُوئی متاعِ ایمان مجھے واپس عطا کر۔ اور اگر میرا ایمان ضائع ہوچکا ہے۔ تو اپنے خزانے سے اور اپنے ہاتھ سے اپنے اس دھتکارے ہُوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما۔ کہ میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں اور ہمارا قدم ہمارے سچی اور اعلےٰ قربانی کرنے والے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ رہ جائے بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ہمارے کندھے ہوں۔ اے خدا بہت ہیں جو اعمال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سکھ مذہب اور گائے

ایک ملک میں بسنے والی مختلف اقوام کا باہمی سمجھوتہ اس ملک کی ترقی کے لئے ایک نیک فال تصور کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سمجھوتہ ایک دوسرے کے جائز حقوق کو نظر انداز کر کے نہ کیا گیا ہو۔ ورنہ وہ بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔

پنجاب میں کافی عرصہ سے اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے۔ لیکن یہ کوشش ہر بار ناکامی کا مونہہ دیکھتی رہی۔ جس کی وجہ مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ "سمجھوتہ کے لئے کئی بار کوششیں ہوئیں۔ اور وہ ہمیشہ جھٹکہ کے سوال پر آ کر ناکام ہو گئیں"۔

گویا آج تک سکھ لیڈر سمجھوتہ کی ہر کوشش کو جھٹکہ کے سوال پر قربان کر دیتے رہے ہیں۔ اب کچھ عرصہ سے اتحاد پارٹی اور سردار بلدیو سنگھ پارٹی کے اتحاد کا ذکر ہو رہا ہے۔ سکھ لیڈر اس بات پر خوش ہیں۔ کہ انہوں نے جھٹکہ کے اس سوال کو جو ہمیشہ سمجھوتہ کے راستہ میں روکاٹ بنا رہا تھا۔ اس سمجھوتہ کے ذریعہ حل کر لیا ہے۔ حالانکہ جھٹکہ کا مسئلہ سکھ دھرم کا کوئی اہم مسئلہ نہیں بلکہ سکھوں میں نامدھاری۔ نرملے اور اداسی وغیرہ ایسے کئی فرقے جن کے افراد لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور جو گوشت خوری کو سکھ مذہب کے خلاف یقین کرتے ہیں۔ اور کئی ایسے سکھ بھی موجود ہیں۔ جو جھٹکہ کھانے والوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی کوئی چیز بھی استعمال نہیں کرتے۔ ان کی طرف سے کئی رسالے اور کتابیں گوشت خوری کے خلاف شائع ہو چکی ہیں۔ ان حالات کی موجودگی میں جھٹکہ کے سوال کو اس قدر اہم بنا دینا کہ اس کی خاطر سمجھوتہ کی تمام کوششیں رائیگاں چلی جائیں۔ کوئی معقول بات نہیں۔

لیکن اس کے مقابلہ میں سکھ مسلمانوں کے لئے آزادی سے گائے کا گوشت بطور خوراک استعمال کرنے کا حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر گائے کی اہمیت سکھ مذہب میں بھی ہندو دھرم کی طرح ہوتی۔ تو ہمیں کوئی تعجب نہ ہوتا۔ ہم حیران تو اس بات پر ہیں۔ کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے۔ کہ جس کے متعلق سکھ ودوانوں کی طرف سے بارہا ان خیالات کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ کہ "گائے کا مسئلہ سکھ مذہب میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور ہم اس کے لئے مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے"۔ آج مسلمانوں کے اس جائز حق کو جسے تمام دنیا کے مسلمان متفق ہیں نظر انداز کر دینا۔ اور اس کے مقابلہ پر ایک ایسے حق کو منوانا جس پر خود سکھ متفق نہیں۔ اس سمجھوتہ کے لئے مفید ثابت نہ ہو گا کیونکہ قوموں کے درمیان وہی سمجھوتے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جن میں فریقین کے جائز حقوق کو تسلیم کیا جائے۔ اور انکی حفاظت کی گئی ہو۔

سکھ مذہب کے ودوانوں نے مسئلہ گائے سے متعلق سکھ مذہب کا جو نقطۂ نگاہ وقتاً فوقتاً پیش کیا ہے۔ وہ حسب ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔ مشہور سکھ ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون اپنے اخبار "ریاست" میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ

"جہاں تک کسی جانور کے مارنے کا سوال ہے۔ ایڈیٹر ریاست کے ذاتی خیال کے مطابق گائے اور بکری یہاں تک کہ گائے اور ایک مکھی میں بھی کوئی فرق نہیں"۔ (ریاست ۲۴ اگست ۱۹۲۹ء)

سکھوں کے مشہور سکالر سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ کا ارشاد ہے۔ "سکھ مذہب میں گائے کی عظمت نہیں"۔ ("ہم ہندو نہیں" مصنفہ سردار کاہن سنگھ صاحب ص۲۲۳)

پس جب سکھ ودوان گائے اور بکری میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ اور سکھ مذہب میں گائے کے لئے کوئی عظمت نہیں تو پھر مسلمانوں کو ان کے جائز حق سے محروم رکھنے پر سکھوں کو کیوں اصرار ہو۔

اس کے علاوہ دیگر سکھ اخبارات میں بھی وقتاً فوقتاً گائے کے متعلق سکھ نظریہ کی تشریح کی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ ذیل کے چند ایک حوالہ جات بطور نمونہ پیش ہیں:۔

(۱) "سکھوں کا مذہب مظلوموں کی حفاظت ہے گائے کی حفاظت نہیں"۔ (اخبار بیر شیر منقول از نوین سکھ اور گائے ص۲۲)

(۲) "سکھ ہندوؤں کی طرح گائے پرست نہیں"۔ (اخبار لائل گزٹ ۷ر فروری ۱۹۱۵ء)

ان حوالہ جات کے علاوہ سکھ بھائیوں کے مشہور اخبار "اکالی" میں جس کے ایڈیٹر مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب بھی رہ چکے ہیں۔ گائے کے مسئلہ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

"گائے کی عظمت کا سوال خالص ہندو سوال ہے۔ اور سکھ جہاں جھٹکہ پر کسی قسم کی پابندی برداشت نہیں کر سکتے وہاں دوسروں کو بھی کسی خوراک سے روکنا نہیں چاہتے"۔

اس کی وجہ یہ بیان کی گئی۔ کہ "سکھوں میں گائے مذہبی طور پر پوجنیک نہیں"۔ ("اکالی" ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء)

ان حوالجات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ آج سے چند سال قبل سکھ دوست اس بات کے حق میں تھے۔ کہ جہاں سکھوں کو جھٹکہ کی اجازت ہو۔ وہاں مسلمانوں کو بھی گائے کا گوشت بطور خوراک استعمال کرنے کا حق ملنا چاہیئے۔ گائے کا سوال خالص ہندو سوال ہے۔ اس کا سکھوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ایک سکھ اخبار نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا۔ کہ "سکھ گائے کے ذبیحہ کے متعلق مسلمانوں کے گلے پڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ گائے کا مارنا یا نہ مارنا سکھوں کا کوئی مذہبی اصول نہیں ہمیں امید ہے کہ ان سطور سے مسئلہ گائے کے متعلق سکھوں کی پوزیشن صاف ہو جاتی ہے"۔ (اخبار بیر شیر منقول از نوین سکھ اور گائے ص۲۱)

ہمارے سکھ دوستوں نے اخبارات میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے علاوہ عدالتوں میں بھی اس کی وضاحت کی۔ چنانچہ ریاست پٹیالہ کے ایک مشہور مذہبی مقدمہ میں جو ایک آریہ مہاشہ رونق رام صاحب کے خلاف چلا۔ اس میں جب ایک سکھ لیڈر گیانی ہیرا سنگھ صاحب شہادت کے لئے آئے تو وکیل صفائی نے آپ پر سوال کیا۔ کہ کیا سکھ گورو صاحبان گائے کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ تو گواہ خاموش ہو گیا۔ لیکن ناظم صاحب نے جو مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے فرمایا۔ کہ میرے پاس بہت سے سکھ لیڈروں نے آ کر کہا ہے۔ کہ وہ گائے کی حفاظت کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو گائے کے گوشت سے بھی پرہیز نہیں"۔ (نوین سکھ اور گائے گورو مکھی ص۱۵)

ان بیانات اور اعلانات کے بعد آج ہمارے سکھ بھائیوں کا مسلمانوں کو ان کے جائز حق سے محروم کرنے پر اصرار کرنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ناظرین خود ہی لگا لیں۔ میں نے خود بھی حضرت باوا نانک صاحب کی تعلیم کا جہاں تک مطالعہ کیا ہے۔ اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب گائے پرست نہ تھے بلکہ وہ ہندوانہ عقائد کو اصلیت سے دور یقین کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ آپ کی پیدائش ایک ہندو خاندان میں ہوئی۔ لیکن پھر بھی آپ نے ہندو مذہب کی تردید بہت دھڑلے سے کی۔ آپ توحید کے سچے پرستار تھے۔ اور شرک کو سب سے بڑا گناہ یقین کرتے تھے آپ کے کلام میں جابجا ویدوں اور پورانوں کا کھنڈن کیا گیا ہے۔ ان حالات میں آپ گائے پرست کیونکر ہو سکتے تھے۔ کھانے پینے کے متعلق آپ کا جو مسلک تھا۔ وہ قرآن شریف کے فرمان کلوا من الطیبات واعملوا صالحا کے مطابق تھا جیسا کہ آپکا ارشاد ہے،

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جت کھادیاں تن پیڑیئے من میں چلے وکار

یعنی اے لوگو ایسی خوراک ہرگز نہ کھاؤ جس سے انسان کو جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لگ جانے کا اندیشہ ہو۔

ایک اور جگہ فرمایا۔

وکھ کھانا وکھ بولنا وکھ کی کار کمائے

یعنی انسان جس قسم کی خوراک کھائے گا۔ اسی کے مطابق اس سے عمل ظاہر ہوں گے

اگر آج سکھ کسی سیاسی غرض کی بناء پر ہندووانہ تقلید کو چھوڑ کر اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں اور گائے کے خالص "ہندو سوال" کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان گائے کا گوشت بطور خوراک استعمال کرنا ترک کر دیں۔ تو اس کے لئے وہ طریق صحیح نہیں۔ جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ اس کا صحیح علاج وہ ہے۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے تقریباً ۳۵ برس قبل گائے کا ذبیحہ بند کروانے والوں کے سامنے رکھا ہے کہ تمام ہندو صاحبان بحیثیت قوم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو

خدا کا راستباز نبی اور اوتار تسلیم کر لیں جیسا کہ وہ رام چندر اور سری کرشن جی کو خدا کا اوتار یقین کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد تمام احمدی مسلمان بحیثیت قوم گائے کے ذبیحہ کو بند کر دیں گے۔ اور سمجھوتہ پر دونوں فریقوں کے دس دس ہزار اشخاص کے دستخط ہو جائیں۔ اور اس سمجھوتہ کے بعد جو قوم بھی اس کی خلاف ورزی کرے۔ وہ دوسری قوم کو تین لاکھ روپیہ بطور تاوان ادا کرے۔ جماعت احمدیہ آج بھی اس تجویز پر عمل کرنے کو تیار ہے۔ اور آئندہ انشاء اللہ قیامت تک تیار رہے گی۔ ہم لوگ سکھ صاحبان کی طرح جس طرح کہ انہوں نے جھٹکہ کی خاطر سمجھوتہ کی ہر کوشش کو قربان کر دیا تھا۔ ذبیحہ گائے کی خاطر سمجھوتہ کی کسی کوشش کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ہمارے کھانے پینے کے مسائل اتحاد بین الاقوام کے مقابلہ میں بہت ادنےٰ ہیں ہمارے نزدیک صلح سب سے اہم ہے۔ جیسا کہ ہمارے خدا کا فرمان ہے اَلصُّلْحُ خَیْرٌ یعنے صلح سب سے افضل ہے۔ اور ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرٍ مِّنَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ (موطا امام مالک) یعنے کیا میں تم کو نمازوں اور صدقات سے بہتر بات کی خبر نہ دوں۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ بات یہ کہ لوگوں کے درمیان جو جھگڑے ہوں ان کو مٹایا جائے۔

پس ہم صلح کی ہر کوشش کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں وہ کوشش دیانت داری پر مبنی ہونی چاہیئے جس میں فریقین کے جائز حقوق کی حفاظت کی گئی ہو۔

پس اگر ہندو صاحبان اور ہندوانہ تقلید میں ہمارے سکھ صاحبان چاہتے ہیں کہ گائے کی حفاظت ہو۔ اور مسلمان اس کے گوشت کو بطور خوراک استعمال نہ کریں۔ تو پھر ان کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا راستباز نبی اور اوتار ماننے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا یہ مطالبہ انصاف پر مبنی ہے۔ کیونکہ ہم سری کرشن اور رام چندر جی کو خدا کا نبی اور اوتار یقین کرتے ہیں اور ان کو اپنے زمانہ کا اسی طرح مامور من اللہ مانتے ہیں جس طرح کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام کی ماموریت پر ہمیں ایمان ہے

عباد اللہ گیانی احمدی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روئداد سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

۲۹ جون کو زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ رات کے ۹ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ مغربی افریقہ نے "دنیا میں امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ نہایت مؤثر اور دلچسپ تقریر کی۔ ازاں بعد مولوی محمد یار صاحب عارف نے "موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیاں" پر تقریر کی۔ موجودہ جنگ کے دل ہلا دینے والے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو نہایت عمدہ طریق پر سامعین کے دلنشین کیا۔ اور آئندہ ہونے والے واقعات سے بھی پبلک کو آگاہ کیا۔ اور مجمع کو خشیت اللہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر صاحب صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں ہر دو تقاریر کے پیش نظر پبلک کو نہایت عمدہ الفاظ میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ ان مفید خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور ہونے والے واقعات کو مدنظر رکھیں پبلک پر ان کی قرآن دانی اور پر از معلومات تقریر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ ۱۲½ بجے رات قریب جلسہ برخاست ہوا۔

۳۰ جون۔ صبح ۸ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت بھی حضرت سید زین العابدین صاحب نے فرمائی تلاوت و نظم کے بعد "مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام" پر الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے تقریر فرمائی۔ مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام میں روکاوٹیں اور دینی تکالیف کا تذکرہ جب نیر صاحب نے کیا۔ تو سامعین کے دل گداز ہو گئے۔ پھر مولوی محمد اسمعیل صاحب دیالگڑھی نے "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" بیان کئے۔ تمہیدی الفاظ کے بعد مولوی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند عظیم الشان کارنامے بیان کئے۔ پھر صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی جس میں متعدد آیات قرآنی اور الہامات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمائے جس سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اور گیارہ بجے صبح کا اجلاس ختم ہوا۔ پھر نماز ظہر و عصر کے بعد شام ۵ بجے زیر صدارت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر "مذہب کی ضرورت ہے یا نہیں" پر مناظرہ شروع ہوا۔ حاضری سالقہ اجلاسوں سے زیادہ تھی۔ ہندو مسلم سکھ و عیسائی سب شامل تھے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے "مذہب کی ضرورت ہے" پر اظہار خیال کرنے والے مبلغین اور محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گجرات۔ اور فریق مخالف کی طرف سے بولنے والے لالہ جگن ناتھ صاحب۔ لالہ بشمبر داس صاحب۔ لالہ پریم ناتھ صاحب۔ اور سردار سوہن سنگھ صاحب تھے

ابتدائی تقریر جناب مولوی محمد یار صاحب عارف نے کی۔ جس میں مذہب کے ماننے کے فوائد اور برکات بیان کرتے ہوئے چھ اصول پیش کئے۔ اس کے بعد لالہ پریم ناتھ صاحب نے مذہب کے خلاف اظہار خیال کیا۔ جس کے جواب میں محترم ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے نہایت مدلل اور مسکت تقریر کی۔ جس پر حاضرین عش عش کر اٹھے۔ اور محترم ملک صاحب کو مبارکباد دی۔ ملک صاحب نے کہا۔ مذہب آپس میں فتنہ فساد نہیں سکھاتا۔ بلکہ مذہب ہی سے انسان ترقی اور آپس میں محبت کرتا ہے۔ موجودہ جنگ لڑنے والے مذہب کے نام پر نہیں لڑ رہے جرمنی نے جب روس پر حملہ کیا۔ تو روس نے مذہبی آزادی دے دی۔ تاکہ لڑائی کی آگ سے بچ سکے۔ مذہب سراسر محبت ہی محبت ہے۔ اور انسانی ترقی مذہب ہی سے ہو سکتی ہے لڑائی اور جھگڑے صرف مذہب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے فریقین دس دس منٹ اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ اور یہ سلسلہ ۸ بجے شب ختم ہوا۔ پھر نماز مغرب و عشاء کے بعد رات کے نو بجے زیر صدارت الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد "دنیا کے آئندہ نظام" پر جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی تقریر ہوئی۔ جو مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ ازاں بعد مولوی عبد المالک صاحب نے "سکھ مسلم اتحاد" پر مبسوط تقریر فرمائی سکھ مسلم اتحاد پر مولوی صاحب ممدوح نے متعدد کتب سے حوالجات دئیے اور اتحاد پر آپ کی پر از حقائق تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ پھر صاحب صدر نے مختصر صدارتی تقریر کے بعد نہایت خشوع و خضوع سے باآواز بلند دعا کی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ دین محمد صابر سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ ہو جانے کے منسوخ کی گئی ہیں۔

(۱) چوہدری ظہیر احمد صاحب راولپنڈی نمبر ۳۹۰۱
(۲) عبد اللہ قادیانی المعروف ایرانی۔ نمبر ۴۰۶۸
(۳) شیخ صلاح الدین صاحب دہلی۔ نمبر ۳۴۷۳
(۴) مولاداد صاحب ٹین ساز نمبر ۳۴۹۳
(۵) محمد شفیع صاحب برنالہ ضلع لائلپور نمبر ۵۱۱۰

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج "اکسیر شباب" ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک پانچ روپیہ (صہ)

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اعلان برائے قائدین واراکین خدام الاحمدیہ بیرونی مجالس

تمام قائدین بیرون مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام اراکین اور غیر اراکین خدام کی ایک مکمل فہرست دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ نیز ایک فہرست مربیان کی بھی معہ ان کے پتہ کے ارسال کریں۔ غیر اراکین کی فہرست تیار کرتے وقت اس بات کا بھی ذکر کریں۔ کہ انہوں نے ان نوجوانوں کو رکن بنانے کی کیا مساعی کیں۔ اور ان کی طرف سے کیا عذر ہوا۔ اور ساتھ اپنا مشورہ بھی درج کریں۔ کہ وہ کس وجہ سے ممبر نہیں بنے۔ اور ان کے ممبر بنانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ غیر اراکین کے مکمل پتے معہ ان کی ولدیت کے ضرور درج کریں۔

اس کے علاوہ تمام خدام کی فہرست تیار کرتے وقت ان کی ولدیت۔ پیشہ۔ عمر اور تاریخ رکنیت اگر معلوم ہو۔ تو وہ بھی درج کریں۔ اور یہ کہ انہوں نے یہ رکنیت فارم کس جگہ پُر کئے تھے۔ کوشش کی جائے کہ یہ فہرست ہفتہ عشرہ تک اس دفتر میں پہنچ جائے نیز بعض جگہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ لیکن ان کے ممبران نے ابھی تک رکنیت فارم نہیں بھرے۔ سو ایسے اراکین سے گذارش ہے کہ جبتک وہ اپنے رکنیت فارم نہیں بھریں گے۔ وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اور اس طرح اس غرض کو جس کے لئے یہ مجلس قائم کی گئی ہے۔ پورا نہ کرنے والے ہونگے۔ اور ثواب سے بھی محروم رہیں گے۔ ایسے تمام اصحاب جو اپنے تئیں خدام الاحمدیہ میں شمار کرتے ہیں۔ وہ فوراً مرکز سے براہ راست یا اپنے علاقہ کے قائد کے ذریعہ رکنیت فارم منگوا کر اور انکو بھر کر یہاں ارسال کریں۔ تاکہ وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں لائے جا سکیں۔

عباس احمد مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۶۱۸۲ :۔ منکہ عبد الصمد ولد محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ تاجر ہڈی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن جڑچرلہ ڈاکخانہ خاص صوبہ دکن بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ رمئی ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت ایک ہزار پانچصد روپیہ کی ہے۔ اور آمدنی ماہانہ ۵۰ روپے کی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میری وفات کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد : عبد الصمد۔ گواہ شد :۔ عبد اللہ الہ دین گواہ شد :۔ غلام قادر شرق

نمبر ۶۱۸۶ :۔ منکہ راحت افزا بیگم بنت ڈاکٹر علم الدین صاحب اہلیہ ملک علی محمد صاحب اوورسیئر نہر برضا مندی خود بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بغیر آج بتاریخ ۸ ۶/۴۲ مندرجہ ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد بصورت زیورات ۱۰۰۰ روپیہ اور نقد ۱۶۰۰ روپیہ میزانکل ۲۶۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے چوتھے حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد میں نے بنائی۔ تو اسکے چوتھے حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت ۲۶۰۰ روپے کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ۲۶۰۰ روپے کا چوتھائی یعنی ۶۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر بمد مقبرہ بہشتی ارسال ہیں۔

الامۃ :۔ راحت افزا بیگم بقلم خود۔

گواہ شد :۔ علی محمد اوورسیئر نہر خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ ڈاکٹر علم الدین پنشنر گجرات شہر

نمبر ۶۱۸۱ :۔ منکہ غلام حسین ولد سیٹھ کرم علی صاحب مرحوم قوم خوجہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ رمئی ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف ۳۵ روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز بوقت وفات میری جو جائیداد بھی ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد :۔ غلام حسین کرم علی۔ گواہ شد :۔ عبد اللہ الہ دین۔ گواہ شد :۔ غلام قادر شرق

نمبر ۶۱۸۰ :۔ منکہ امۃ العزیز خانم بنت محمد قفل خان قوم راجپوت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ مہر پہلے وصول کر چکی ہوں۔ اس میں سے میرے پاس سنگر مشین ہے۔ اور ایک جوڑا کانٹے۔ قیمت مشین ۱۲۵ روپے ہے۔ اور کانٹے بیس کی قیمت کے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں۔ اس کے خمس کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے سوا اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ وہ بھی اس صورت میں شامل ہو کر پانچواں حصہ اس میں سے بھی ادا کرنا واجب ہوگا۔ اور انشاء اللہ اپنی زندگی میں اس کے ادا کرنے کی کوشش کروں گی

الامۃ :۔ امۃ العزیز خانم بقلم خود

گواہ شد :۔ غلام نبی مصری۔ گواہ شد :۔ احمد خان نسیم خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

نمبر ۶۱۷۹ :۔ منکہ رسول بی بی زوجہ احمد دین صاحب قوم جٹ عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائیداد مبلغ ایک صد روپیہ مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی وصیت میں حصہ جائیداد کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ میں مجرا سمجھی جائے گی۔

الامۃ :۔ نشان انگوٹھا رسول بی بی موصیہ

گواہ شد :۔ احمد دین خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ فیض احمد بھٹی دارالبرکات

نمبر ۶۱۷۸ :۔ منکہ حلیمہ بی بی بیوہ پیر محمد صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس سو روپیہ ہے جو میں نے قرض دیا ہوا ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی میں

التماس ضروری!

ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے۔ کہ بعض اصحاب یہ وعدہ فرما کر کہ "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کریں گے۔ کئی کئی ماہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مجبور ہو کر وی۔ پی کیا جائے۔ تو پھر اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہم ایسے اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود بخود باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کرتے رہیں۔ تو وی۔ پی کی نوبت ہی کیوں آئے اسی طرح بعض اصحاب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر اس وعدہ کے باوجود ان کی طرف سے تاحال رقم موصول نہیں ہوئی۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو "الفضل" کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ ہماری اس چیخ و پکار کے باوجود جو دوست بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں اُن کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی ترقی کا کوئی احساس نہیں۔

"مینیجر"

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ / چھ ماشہ عہ / تین ماشہ ۱۰ /

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

اکسیر اٹھرا

طبیہ عجائب گھر کی تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" استعمال کریں قیمت عـــہ / فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے دس روپے

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۱۷۷:- مسمّاۃ زینب قدسیہ بنت حکیم میر احمد صاحب قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ملازمت محکمہ تعلیم کی ہے۔ اور مجھے ۶۴ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں ۶/۶ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کرنی ہوگی۔ الامۃ:- زینب قدسیہ قریشی
گواہ شد:- میر احمد قریشی دارالبرکات قادیان
گواہ شد:- محمد عبد اللہ بوتالوی دارالبرکات۔

نمبر ۶۱۷۵:- شیخ عبد الرحمٰن ولد حاجی محمد صدیق صاحب قوم سلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نئی دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت تنخواہ مبلغ ۲۰۰ روپے ہے اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اس آمد میں جو اضافہ ہوگا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا۔ خاکسار کی کل جائیداد اسوقت ایک مکان پختہ واقع ابو الفضل روڈ نئی دہلی جس کی قیمت مبلغ ۵۵۰۰ روپے اندازاً ہے۔ اس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میں اپنی زندگی میں اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل نہ کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس کے علاوہ میرا ریلوے پراویڈنٹ فنڈ اور بونس ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا گریجوٹی اور بونس کے متعلق میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میں وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:- شیخ عبد الرحمٰن ریلوے بورڈ نئی دھلی۔
گواہ شد:- مبارک احمد خان سکرٹری دھایائی دہلی
گواہ شد:- عبد السلام امیر جماعت احمدیہ شملہ

نمبر ۶۱۷۴:- عبد الواحد ولد چوہدری چراغ دین صاحب مرحوم قوم راجپوت منہاس پیشہ واقف زندگی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی پور حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ میں نے تحریک جدید کے ماتحت اپنی ساری زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف کی ہوئی ہے۔ اس تحریک جدید کی طرف سے مجھے ۳۴ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔
۲۔ موضع نبی پور (متصل گورداسپور) میں ہم چار بھائی حقوق مالکانہ رکھتے ہیں۔ وہاں کی ملکیت کا خاکسار کو تفصیلی علم نہیں۔ چونکہ موضع مذکور کی ساری جائیداد ہم چار بھائیوں (میرے بھائی خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں) کی مشترکہ ہے تقسیم نہیں لہذا اس وقت میں اپنی غیر منقولہ اور ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔
العبد:- عبد الواحد احمدی ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید
گواہ شد:- غلام محمد بی۔ ایس۔ سی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ۔ گواہ شد:- تاج الدین لائلپوری ٹیوٹر

نمبر ۶۱۷۲:- مسمّاۃ سلیمہ بیگم بنت مرزا مہتاب بیگ ساکن دھرم سالہ۔ زوجہ محمد طفیل احمدی۔ قوم مغل عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے علاوہ اس کے میری جائیداد طلائی لفنیاں ایک جوڑہ وزنی ۳ تولہ اور ایک ہار طلائی سوا دو تولہ دو عدد انگوٹھیاں طلائی ۶ ماشہ دو عدد سوئیاں طلائی سوا تولہ دو جوڑی کانٹے طلائی ۱ تولہ کل وزن ۸ تولے کل رقم زیور و مہر چودہ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس رقم مذکورہ بالا کے حساب میں کچھ داخل کروں اور رسید دفتر سے حاصل کرلوں۔ تو وصیت کردہ رقم میں سے منہا سمجھی جائیگی۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی یہ تحریر لکھدی ہے کہ سند رہے اور بوقت پر کام آئے
الامۃ:- سلیمہ بیگم - گواہ شد:- محمد طفیل خاوند موصیہ ٹیلر ماسٹر دھرم سالہ معرفت ماسٹر نیر وزالدین ٹیلر ماسٹر کوتوالی دھرم سالہ۔ گواہ شد:- حکیم مرزا عبد الرحمٰن برادر موصیہ۔

نمبر ۶۱۷۳:- مسمّی اللہ بخش ولد محکم دین قوم موچی پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ناصر آباد قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ملازمت پر ہے جو کہ ۱۲ روپے ماہوار ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آمدنی کی

تحریر بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو
آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ جن کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے یہ معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے۔ اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔
فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار، قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔
اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوافروشوں سے خریدیں۔
وی۔ پی منگوانے کا پتہ:- **فیسرین فارمیسی ملکتسر پنجاب**

لاہور ٹیلیفون ۲۴۳۲ — باغبانپورہ ۳۰۹۲
پٹرول راشننگ کی وجہ سے
کراؤن بس سروس
نے ہم خور ۱/۴۲ ۴ سے اپنی سروسوں میں کمی کر دی ہے
اخبار میل
ہر صبح ۴-۴۵ چلا کریگی
مینیجر کراؤن بس سروس چوک بل روڈ لاہور

حب لبساک
ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے قیمت یکصد قرص عہ ڈیڑھ روپیہ
جان ہے، تو جہان ہے
دل و دماغ اور اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے حب مروارید عنبری بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے للعہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حالات کا تقاضا ہے کہ اپنے پریس کو تقویت پہنچائیں یعنی الفضل کے وی پی ضرور وصول فرما لیجئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماسکو ۸ر جولائی۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں کرسک سے ایک سو بیس میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ جرمن فوجوں نے دریائے ڈان کو پار کر لیا ہے۔ اور وہ شہر ورونیز پر قبضہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ماسکو راسٹوف ریلوے کا ایک اہم جنکشن ہے۔ ولینجنسک کے محاذ پر جرمن فوجوں نے شدید نقصان اٹھا کر روسی صفوں میں شگاف پیدا کر دیا ہے۔ یہاں ان کے دو سو ٹینک تباہ ہو گئے۔ کالینن کے محاذ پر جرمن پیادہ فوج نے ٹینکوں کی بھاری تعداد کے ساتھ حملہ کیا۔ جس کی وجہ سے روسی ڈویژن کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور جرمنوں نے دو دیہات پر قبضہ کر لیا۔ مگر روسیوں نے جوابی حملہ کر کے تین جرمن پیادہ پلٹنوں کا صفایا کر دیا۔

ماسکو ۸ر جولائی۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جون کے مہینہ میں روسی طیاروں نے ۱۰۰۸ جرمن ٹینک تباہ کر دیئے۔

ماسکو ۸ر جولائی۔ اخبار ریڈ سٹار کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ روس کے نئے محاذ پر نہایت خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے۔ جرمن تازہ دم فوجیں میدان میں لا رہے ہیں۔ جو ہوائی بیڑا سباسٹاپول پر حملے کر رہا تھا وہ بھی اب یہاں پہنچ گیا ہے۔ ایک مقام پر روسیوں نے جوابی حملہ کر کے جرمنوں کو ان کے اصل مورچوں تک دھکیل دیا۔ اور سات سو نازی افسروں کو ہلاک کر ڈالا۔ مگر اس محاذ پر صورت حال بدستور نازک ہے۔

قاہرہ ۸ر جولائی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں مصر میں خشکی کی کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ زیادہ تر ہوائی لڑائیاں لڑی گئیں۔

لنڈن ۸ر جولائی۔ مارشل پیٹان نے ایک تقریر میں اہل فرانس سے اپیل کی۔ کہ فرانسیسی مزدور زیادہ سے زیادہ تعداد میں جرمنی بھیجے جائیں۔ جو جرمن کارخانوں میں کام کریں۔ اور ہمارے جنگی قیدی واپس آ کر کھیتوں میں کام کر سکیں۔ آپ نے کہا فرانس کے جنگی قیدیوں کو آزاد کرانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ ہم جرمنی میں مزدور بھیجیں۔

قاہرہ ۸ر جولائی۔ کل مصری پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم نے جنگ کے متعلق بیان دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وفد پارٹی میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اور نحاس پاشا نے پارٹی کے جنرل سکرٹری جنرل مکرم عبید پاشا اور راغب حنان بے کو علیحدہ کر دیا ہے۔ کئی دوسرے ممبروں کے خلاف بھی ایکشن لیا جائیگا۔

برلین ۸ر جولائی۔ سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ سویڈن کے وزیر اعظم ایم ہانسن کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔

چنگ کنگ ۸ر جولائی۔ جاپانی فوجیں کیانگسی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہونان ریلوے کے رقبہ میں واقع دو شہروں یعنی ٹانگیانگ اور ہوان میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے تاہم اس علاقہ میں بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے اور جاپانیوں کو آگے بڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔

لنڈن ۸ر جولائی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں مالٹا پر دشمن کے تیس طیارے گرائے گئے ہیں۔ اسوقت تک اس چھوٹے سے جزیرہ پر ۲۷۰۰ ہوائی حملے ہو چکے ہیں۔

کینبرا ۸ر جولائی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سولہ جاپانی طیاروں نے کوئینز لینڈ (آسٹریلیا) کے ایک شہر ہارن نامی پر حملہ کی کوشش کی مگر اتحادی طیاروں نے انہیں مار بھگایا۔ اور اتحادی طیاروں نے بحرالکاہل کے جاپانی اڈوں پر بم برسائے۔

دہلی ۸ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے برما میں بانڈلے چین ریلوے کے کئی اڈوں پر حملے کئے۔ چین کے ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔ تمام طیارے بہ سلامت واپس آ گئے۔

لنڈن ۸ر جولائی۔ میکسیکو کے ایک فوجی مبصر نے اعلان کیا۔ کہ میکسیکو کے پاس میکسیکو کے جہازوں نے ایک محوری آبدوز پر حملہ کیا اور غالباً اُسے ڈبو دیا۔

چنگ کنگ ۸ر جولائی۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے کینٹن اور نانچنگ کے جاپانی اڈوں پر بمباری کی اور دشمن کے گیارہ طیارے برباد کر دیئے گئے۔

واشنگٹن ۸ر جولائی۔ امریکہ اور ہالینڈ کی حکومتوں کے مابین اُدھار پٹہ کے قانون کے ماتحت ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

دہلی ۸ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ٹیکنیکل ٹریننگ سکیم کے ماتحت حکومت ہند اسوقت تک دس ہزار مستریوں کو ٹریننگ دے چکی ہے اس وقت ٹریننگ سینٹروں کی تعداد ۳۰۳ ہے جنمیں ۳۵ ہزار آدمیوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے۔

دہلی ۸ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ماہ مئی میں ہندوستانی فوج کے مختلف دستوں میں ستر ہزار آدمی بھرتی کئے گئے اور اس طرح بھرتی کا نیا ریکارڈ قائم کیا گیا۔ دسمبر ۱۹۴۱ء میں ساٹھ ہزار افراد بھرتی کئے گئے تھے۔ سال گذشتہ میں بھرتی کی ماہوار اوسط پچاس ہزار رہی ہے۔ گذشتہ جنگ میں یہ اوسط ۱۴ ہزار تھی۔

دہلی ۸ر جولائی۔ ہندوستان میں شہری دفاع کی ٹریننگ کے لئے بعض سکول کھولے جا رہے ہیں۔ جن میں تعلیم دینے کیلئے امریکہ سے گیارہ ماہرین یہاں پہنچ چکے ہیں۔

قاہرہ ۸ر جولائی۔ یہ افواہ بڑے زور سے پھیل رہی ہے کہ مصر میں مارشل رومیل مجروح ہو گیا ہے۔ مگر ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۸ر جولائی۔ انگلستان کے ۲۵ معزز اشخاص نے حکومت سے پرزور اپیل کی ہے کہ وائسرائے کی وساطت سے ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ سمجھوتہ کے لئے فوراً گفت وشنید شروع کی جائے۔

دہلی ۸ر جولائی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ کی ضرورت بہت شدید ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مسٹر جناح کبھی بھی سمجھوتہ نہ کرینگے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اگر میری تجاویز کو اساس بنا کر کانگرس کوشش کرے تو کامیابی ہو سکتی ہے۔

لاہور ۸ر جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ سال ۴۲-۱۹۴۱ء کے نصف اول کا بکری ٹیکس پہلے معاف کر چکی ہے اور اب اس نے باقی نصف سال کے ٹیکس کی معافی کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ بیوپاری اپنا ادا شدہ ٹیکس واپس وصول کر سکتے ہیں۔ آئندہ تشخیص ۱۹۴۳ء میں ہو گی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ سردار بلدیو سنگھ صاحب نئے وزیر ترقیات کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

لدھیانہ ۸ر جولائی۔ یہاں کے ایک کانگرسی سیٹھ کرم حکومت رائے کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ دشمن کو ریڈیو کے ذریعہ خبریں بھیجتے ہیں۔ انکے قبضہ سے ایسا سیٹ بھی برآمد ہوا ہے۔ ان کے دو لڑکے بھی گرفتار کر لئے گئے۔

رانچی ۸ر جولائی۔ حکومت بہار نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت بجلی کی سپلائی پر کنٹرول قائم کر دیا ہے۔ اس کے رُو سے بعض مقامات پر شام کے وقت دوکانیں بند کر دینے کے احکام جاری کر دیئے گئے۔

جبلپور ۸ر جولائی۔ پولیس نے اسلحہ خانہ کے گیارہ ملازمین کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے سرکاری اسلحہ چُرانے کی غرض سے ایک سازش کی اور ایک جتھہ بنایا۔ ان کے قبضہ سے ریوالور اور کچھ دیگر اسلحہ برآمد بھی ہوا ہے۔

کلکتہ ۸ر جولائی۔ کل رات ای۔ آئی۔ آر کے بردوان ریلوے سٹیشن پر دہلی ایکسپریس اور ڈیرہ دُون ایکسپریس میں تصادم ہو گیا۔ ایک تھرڈ کلاس ڈبہ چور چور ہو گیا۔ چھ افراد ہلاک اور ۲۷ مجروح ہوئے۔

واردھا ۸ر جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ارکان سے گفتگو کے نتیجہ میں خیال ہے کہ کانگرس مسٹر راجگوپال اچاریہ کے خلاف کوئی تادیبی کاروائی نہ کریگی۔ گاندھی جی کی نئی تحریک کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا آزاد نے کہا۔ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ کانگرس کوئی اہم قدم اٹھانے کا فیصلہ کرے گی یا نہیں۔

پشاور ۸ر جولائی۔ حکومت ہند نے صوبہ سرحد کے میوہ کی جو فصل خریدی ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ پچاس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ مختلف مقامات پر میوہ کو خشک کرنے کے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ بدھ کی رات کو طبروق پر ہوائی جہازوں سے حملہ کیا گیا۔ کئی دستے دشمن کو پریشان کرتے رہے۔ شکاری بم باروں نے الدابہ پر بھی کامیاب حملہ کیا۔ اور دشمن کی فوجی گاڑیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔

قاہرہ ۹ر جولائی۔ کل دشمن کے جہاز اسکندریہ پر اڑے۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ ایک روسی غوطہ خور کشتی نے جرمنی کے ایک بہت بڑے جنگی جہاز کو جو ۳۵ ہزار ٹن کا تھا۔ تارپیڈو مار کر سخت نقصان پہنچایا ہے۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ رُوس میں لڑائی دریائے ڈان کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہو رہی ہے۔ ابھی تک دشمن زیادہ تعداد میں دریا پار نہیں کر سکا۔ اسے بیحد نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ روسی گذشتہ سال کی نسبت اسوقت زیادہ طاقتور ہیں۔ اور دشمن کا کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں۔

واردھا ۹ر جولائی۔ کانگرس کمیٹی کے جلسہ میں آج ایک مسودہ گاندھی جی خود پیش کرنیوالے تھے جس کی تشریح وہ خود کرینگے

لنڈن ۸ر جولائی۔ شہر ورونیز جس پر جرمنوں نے قبضہ کا دعویٰ کیا ہے ماسکو سے تین سو میل جنوب میں اور کرسک سے ۱۶۰ میل مشرق میں ہے۔ اس پر قبضہ کے یہ معنے ہیں کہ جرمن یوکرین کی سرحد سے اڑھائی سو میل آگے نکل کر دریائے ڈون کے اُس پار جا پہنچے ہیں۔ اس پر قبضہ کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چکیانگ اور ورونیز کے درمیانی علاقہ میں بھاری تعداد میں جو رُوسی فوجیں ہیں وہ گھر جائیں لیکن یقین کیا جا سکتا ہے کہ مارشل ٹموشنکو جرمنوں کی اس چال سے ضرور بچ گئے ہونگے۔

واشنگٹن ۸ر جولائی۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن طیاروں نے جزائر الیوشن پر

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)